سوال

تجاوز غلو7 ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دین میں اعتدال سے کیا مراد ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین میں اعتدال سے مراد یہ ہے کہ انسان کو نہ تو اس قدر غلو سے کام لینا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے بھی آگے بڑھ جائے اور نہ اس میں اس قدر کوتاہی ہونی چاہیے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں پامالی پر اتارو ہوجائے ۔

ں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیا جائے ، اور غلو یہ ہے کہ اس سے تجاوز کیا جائے اور کوتاہی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تک پہنچا ہی نہ جائے ۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے ایک شخص کہے کہ میں رات کے قیام کا ارادہ رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ ر

«مَا بَالُ أَقْوَامٍ يقولون كَذَا وَكَذَا؟ أَنَا أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وأقوم وأنام، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّيْ»! (صحيح بخاری، کتاب الأدب باب من لم يواجه الناس بالعتاب (٦١٠١) صحيح مسلم، النكاح، باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه... ح: ١٤٠١)

جنہوں نے یہ یہ باتیں کی ہیں؟ میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں اور عورتوں سے شادی بیاہ بھی کرتا ہوں، چنانچہ جس شخص نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے ۔ ''

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

((أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)) (صحيح البخاري، النكاح، باب الترغيب في النكاح، ح: 5063)

میں غلو سے کام لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے براءت کا اظہار فرمادیا، کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑا تھا، جب کہ سنت یہ ہے کہ روزہ رکھا بھی جائے اور چھوڑ بھی دیا جائے، رات کو قیام بھی کیا جائے اور آرام بھی اور عورتوں سے نکاح بھی کیا جائے ۔ کوتاہی

ں ملاحظہ فرمائیں: تین اشخاص کے سامنے ایک فاسق آدمی حاضر ہوا، تو ان میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ میں اس فاسق آدمی کو سلام نہیں کروں گا، اسے چھوڑ دوں گا، اس سے دور ہوجاؤں گا اور اس سے کلام نہیں کروں گا۔ دوسرا شخص کہتا ہے کہ میں اس فاسق کے ساتھ چلوں گا، اسے سلام کروں گا، اس سے

گا کیونکہ میرے نزدیک یہ شخص ہو بہو ایک نیک آدمی ہی کی طرح ہے اور تیسرا شخص کہتا ہے کہ میں اس فاسق آدمی کو اس کے فسق کی وجہ سے ناپسند اور اس کے ایمان کی وجہ سے پسند کرتا ہوں اور اس سے کنارہ کشی اختیار نہیں کروں گا سوائے اس کے کہ کنارہ کشی اس کی اصلاح کا سبب ہو اور اگر کنارہ کشی اس کی

ے شخص اپنی بیوی کا اسیر ''زن مرید'' ہے، وہ جس طرف چاہے اس کے منہ کو پھیر دیتی ہے اور وہ اسے گناہ سے روکتا ہے نہ کسی اچھے کام کی ترغیب دیتا ہے بلکہ عورت اس کی عقل پر سوار اور اس پر حاکم بن بیٹھی ہے۔ دوسرا شخص اپنی بیوی کے ساتھ تکبر وغرور کا معاملہ کرتا، اسے پر کاہ کی حیثیت نہیں دیتا ا

ُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ...۲۲۸... سورة البقرة

پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے۔ ''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِن كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ» (صحيح مسلم، الرضاع، باب الوصية بالنساء، ح: ١٤٦٧)

د اپنی مومن بیوی سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی عادت اسے ناپسند ہوگی تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہوگی۔ ''

، تینوں میں سے یہ آخری شخص معتدل ہے، پہلا اپنی بیوی کے بارے میں غالی ہے اور دوسرا کوتاہ۔ دیگر تمام اعمال وعبادات کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔

ذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ارکان اسلام]

عقائد کے مسائل: صفحہ 38

[محدث فتویٰ]